احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعرات 13 مئی 2004ء 22 ربیع الاول 1425 ہجری-13 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 103

مہربان وجود

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ
آنحضرت ﷺ جب کسی کا استقبال کرتے یا رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور جب تک وہ شخص خود اپنا ہاتھ نہ چھڑاتا آپؐ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔

(مجمع الزوائد الھیثمی جلد9ص 16باب حسن خلقه)

15

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ نائیجیریا

بیوت الذکر کا افتتاح۔ خصوصی جلسہ سالانہ سے خطاب۔ جامعہ احمدیہ کا معائنہ

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11/اپریل 2004ء

بروز اتوار

آج بینن سے نائیجیریا کیلئے روانگی کا دن تھا۔ صبح چھ بجے حضور انور نے نماز فجر پڑھائی۔ 9:00 بجے بینن، نائیجیریا، ٹوگو اور ساؤ ٹومے کے مربیان کے ساتھ میٹنگ ہوئی جس میں حضور انور نے مربیان کو بعض امور سے متعلق ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ یہ میٹنگ بیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا کے لئے روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں ناریل کا ایک پودا لگایا۔

سوا دس بجے احمدیہ مشن ہاؤس پورٹونووو (Portonovo) بینن سے نائیجیریا کے لئے روانگی ہوئی۔ اس موقع پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد مشن ہاؤس سے باہر جمع تھی۔ ٹوگو سے آنے والا وفد بھی موجود تھا۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا احباب جماعت کے چہرے اداس تھے۔ سبھی احباب سے مصافحہ کے بعد حضور انور نے بڑی پرسوز دعا کروائی اور قافلہ نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں نائیجیریا کے لئے روانہ ہوا۔

قافلہ کی روانگی جماعت احمدیہ نائیجیریا کی گاڑیوں میں ہوئی۔ ایک روز قبل امیر صاحب نائیجیریا مکرم الحاج۔ ایم۔ مشالو صاحب۔ ذکر اللہ ایوب صاحب، نائب امیر نائیجیریا اور سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ چند خدام اور سات گاڑیوں کے ساتھ پورٹونووو (بینن) پہنچ چکے تھے۔

دس بج کر پینتالیس منٹ پر قافلہ بینن کے بارڈر Idiroko پہنچا۔ بارڈر پر جو منظر آیا وہ ناقابل بیان ہے۔ بارڈر کے ایک طرف بینن کے احباب جماعت جن میں مرد وخواتین اور بچے شامل تھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے اور بارڈر کے دوسری طرف نائیجیریا جماعت کی ایک کثیر تعداد اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے صبح سے ہی موجود تھی۔ دونوں جماعتیں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ ایک طرف حضور انور کو الوداع کہا جارہا تھا۔ بینن کے مرد وخواتین اور بچے سبھی رو رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے پیارے امام کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اور اپنا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ ہر ایک کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ اور دوسری طرف نائیجیریا کے عشاق مسلسل نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ حضور انور دونوں طرف ہاتھ ہلا کر ان کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔

بارڈر پر حضور انور کی آمد سے قبل ہی امیگریشن کے تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے تھے۔ وہاں کے عملہ نے بھرپور تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اسی طرح اوگن سٹیٹ (Ogun State) گورنمنٹ نے پولیس کی گاڑی قافلہ کے ساتھ چلنے کے لئے مہیا کی تھی۔

بارڈر پر مکرم عبدالحاق نیر صاحب نائب امیر و مشنری انچارج نائیجیریا، مربیان سلسلہ اور واقفین زندگی ڈاکٹرز، ٹیچرز اور نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور نے ان سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ عزیزم عبدالحمید، عبدالنصیر نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور عزیزہ نتاشہ ندیم ماہم نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نائیجیریا مسز قدرت راجی صاحبہ اور ممبرات لجنات نے بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا۔ بارڈر پر محترم الحاج آدم، کسٹم کنٹرولر کی شدید خواہش تھی کہ حضور انور کو خوش آمدید کہیں لیکن آفیشل کام کی وجہ سے انہیں Idiroko سے باہر جانا پڑا۔ لیکن جاتے ہوئے وہ ڈپٹی امیگریشن کنٹرول محترم عبداللہ علی صاحب کو لکھ کر دے گئے کہ میری شدید خواہش تھی کہ حضور انور کو خوش آمدید کہوں لیکن آفیشل کام کی وجہ سے مجبور ہوں۔ میری طرف سے حضور انور کو محبت بھرا سلام اور دعا کی درخواست کریں۔ جس کو حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔ بارڈر پر امیگریشن اور کسٹم کے افسران نے بھی حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان افسران کو بھی شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور نائیجیریا کے شہر 'الارو' (Ilaro) کے لئے روانہ ہوئے۔

راستہ میں تمام اہم جگہوں پر پولیس کے ساتھ خدام الاحمدیہ نے ٹریفک کنٹرول سنبھالا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ کی آمد پر ٹریفک روک دی جاتی تھی۔ راستے میں تمام قریبی جماعتیں حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے سڑک کے دونوں اطراف موجود تھیں۔ حضور انور کی آمد پر ہاتھوں میں جھنڈیاں اور بینرز لئے ہوئے احباب جماعت والہانہ انداز میں لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور Owode جماعت پہنچے جہاں پر سرکٹ پریذیڈنٹ محترم عبدالرشید آریو صاحب اور سرکٹ مشنری محترم عبدالحمید عبدالعزیز صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ عزیزہ شامہ الیاس نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ علاقہ کے تمام امام اور چیف حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ ہزار ہا احمدی احباب اپنے پیارے امام کی آمد کے منتظر تھے اور دلکش انداز میں لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہے تھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ حضور انور نے یہاں Owode بیت الذکر کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

یہاں سے پھر قافلہ 'الارو' کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں سڑک کے دونوں اطراف خدام جھنڈیاں لئے کھڑے تھے۔ 12 بج کر 5 منٹ پر قافلہ 'الارو' گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ یہاں پر محترم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ الارو سرکٹ اور احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

تین بجے سہ پہر حضور انور 'الارو' شہر کے Orete ایریا میں احمدیہ بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے جہاں پر نسیم احمد صاحب بٹ مربی سلسلہ اور سرکٹ پریذیڈنٹ محترم ایم۔ اے پوپولہ صاحب، محترم ڈاکٹر محمد ثاقب صاحب اور احباب جماعت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے بیت الذکر کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی اور بیت الذکر کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور بیت کے سامنے ہی الطاہر سیکنڈری سکول کی بنیاد بھی حضور انور نے اپنے ہاتھ سے رکھی اور دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ نائیجیریا

بیت الذکر کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی اس تقریب کے بعد حضور انور تین بج کر پچیس منٹ پر جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں 30 ہزار کی تعداد میں احباب جماعت نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ سارا جلسہ گاہ نعروں سے گونج رہا تھا۔ جلسہ گاہ کو جھنڈوں اور بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ ایک بہت بڑی مارکی مردوں کے لئے اور ایک بڑی مارکی عورتوں کیلئے علیحدہ علیحدہ لگائی گئی تھی۔ یہ جلسہ گاہ جامعہ احمدیہ Ilaro کے احاطہ میں بنایا گیا تھا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے تو مکرم امتیاز احمد نوید صاحب مربی سلسلہ پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اپنے سٹاف اور جامعہ اور حافظ کلاس کے طلباء کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ عزیزم فرہاد احمد مونس نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ اس موقع پر جامعہ احمدیہ اور حافظ کلاس کے طلباء نے نظم ''اے مسیحا نفس......'' ترنم کے ساتھ پڑھی۔ اس کے

بعد'' ہے دست قبلہ نما لا الہ الا اللہ'' پڑھی گئی۔ افریقن بچوں کے منہ سے اردو زبان میں یہ نظمیں بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔

خدام الاحمدیہ نائیجیریا نے حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب نائیجیریا نے قومی جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور جامعہ احمدیہ کے باقاعدہ معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم امتیاز احمد نوید صاحب نے جامعہ احمدیہ کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے لائبریری، سٹاف روم، ڈائننگ روم وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور ضروری ہدایات سے بھی نوازا۔ حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی ریمارکس بک پر لکھا:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جامعہ احمدیہ کے طلباء کو مخلص خادم دین بنائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم، تقویٰ اور سعادت مندی میں اضافہ فرمائے۔ اور ان کو خلافت احمدیہ سے سچی محبت کرنے والا بنائے۔

اس کے بعد حضور انور نے حافظ کلاس کے ہوسٹل کی بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھی۔ ایک بلاک امیر صاحب نے بھی رکھا۔ پھر حضور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور قبرستان کے قطعہ موصیان میں بھی تشریف لے گئے جہاں مربی سلسلہ مکرم عبدالرشید اگبولہ صاحب مرحوم اور صدر لجنہ W.A.T.Kole کی قبروں پر دعا کی۔ اس کے بعد حضور جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تین بج کر 55 منٹ پر نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ اور چار بج کر دس منٹ پر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی عبداللطیف الوری صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ معلم محمد جلیل، عبدالمجید صاحب نے ترنم سے نظم ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' پڑھی جس سے لوگ بہت محظوظ ہوئے۔

نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے حضور انور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضور اکرم ﷺ کی پیشگوئی کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا اور ہمیں امام الزمان کی شناخت کی توفیق ملی جبکہ مختلف مذاہب کے لاکھوں پیروکار ابھی تک ایک ہادی کے منتظر ہیں۔ ہر احمدی کو سوچنا چاہئے کہ بیعت کے بعد اس میں کیا تبدیلی آئی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلی بات خدا تعالیٰ کی شناخت، اس کی عبادت، اس کی تعلیمات کے مطابق پنج وقتہ نماز کا قیام ہے۔ نظام جماعت کی اطاعت اور خلیفہ وقت سے وفاداری کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ اور کوئی بھی ہماری ترقی میں روک نہیں بن سکے گا۔ انشاء اللہ

حضور انور نے احادیث کی روشنی میں نظام جماعت کی اطاعت کی اہمیت واضح فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

حضور نے فرمایا کہ امیر کی اطاعت ہر قسم کے حالات میں لازم ہے۔ اچھا نمونہ پیش کریں۔ کسی بھی حد سے تجاوز نہ کریں

عہدیداروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ محنت سے کام کریں اور اپنے منصوبے سوچ سمجھ کر بنائیں اور پھر محنت سے ان پر عمل کریں۔ امیر اکیلے کام نہیں کر سکتا۔ ہر عہدیدار کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کام کرنا چاہئے۔ اور قواعد و ضوابط کے مطابق کام کریں۔

لجنہ اماء اللہ کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر انہوں نے اپنے مقام کو نہ پہچانا تو نئی نسل کے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں۔ اپنی اصلاح کریں اور دینی تعلیمات کے مطابق نئی نسل کی تربیت کریں۔ موجودہ معاشرے میں کئی اخلاقی خرابیاں ہیں۔ اپنے تحفظ کے ساتھ ساتھ نئی نسل کو بھی بچائیں۔ ایک حدیث مبارک کے مطابق جو عورت پنجگانہ نماز پر قائم ہو، رمضان میں روزے رکھے، اخلاقی برائیوں سے بچے، خاوند سے وفاداری کرے اسے جنت کے دروازہ سے داخلہ کی بشارت ہے۔

حضور انور نے خدام الاحمدیہ کو ذاتی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مصلح موعود کے قول کے مطابق ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی'' احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔ معاشرے کے برے اثرات سے بچیں اور اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کریں۔ تعلیمی میدان میں مقام پیدا کریں، اچھا سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر اور ماہر زراعت احمدی نوجوانوں سے ملنا چاہئے۔ سخت محنت کی عادت ڈالیں۔ سستیاں ترک کر دیں، جہاں بھی کام کریں اس روح سے کام کریں تو کوئی مقابلہ نہیں ہو سکے گا۔ نظام جماعت سے وفادار رہیں، اپنے عہد کے مطابق، جان و مال اور وقت کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی کارکردگی پہ اظہار خوشنودی فرمایا۔

طلباء جامعہ احمدیہ سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اس مقصد کی وجہ سے آپ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس ذمہ داری کو وفاداری اور محنت سے ادا کریں۔ اساتذہ کرام کا ادب و احترام کریں۔ جس سے ایک لفظ بھی سیکھا ہے اس کا احترام کریں۔ جو علم حاصل کریں وہ دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر اور ہمیشہ مددگار ہو۔ آمین

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور اس ایک روزہ جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس جلسہ میں 12 سو کلومیٹر کے فاصلوں سے دور دراز کے سفر کر کے احباب جماعت شامل ہوئے۔ نائیجیریا کا اپنا جلسہ سالانہ دو ماہ قبل منعقد ہو چکا تھا۔ اب یہ لوگ صرف اور صرف اپنے پیارے امام کو دیکھنے کیلئے آئے تھے۔ آج کے اس اجلاس میں 30 ہزار سے زائد مرد و زن شامل ہوئے۔ T.V اور ریڈیو کے نمائندہ تشریف لائے تھے جنہوں نے جلسہ کی کارروائی کو کوریج دی۔

دعا کے بعد حضور انور لجنہ کی مارکی کی طرف تشریف لے گئے۔ جانے سے قبل فرمایا کہ آپ سب بیٹھے رہیں تمام احباب جماعت نے کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا اور کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ اٹھا۔ جب حضور انور لجنہ کی جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو 15 ہزار سے زائد خواتین اور بچیاں بڑے ترنم سے لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہی تھیں۔ حضور انور کا سٹیج پر صدر صاحبہ لجنہ نائیجیریا نے استقبال کیا۔ خواتین نے والہانہ نعرے لگائے۔ حضور انور نے فرمایا میں نے اپنے خطاب میں لجنہ کو مخاطب ہو کر جو کہنا تھا کہہ دیا اب یہاں آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے آیا ہوں۔ اس پر تمام خواتین نے یک زبان ہو کر اور اپنے ہاتھوں میں لئے سفید رومال لہرا کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

ناصرات نے لوکل زبان میں استقبالیہ نظمیں پڑھیں۔ یہ بڑا روح پرور منظر تھا۔ ان بچیوں کے ساتھ پندرہ ہزار سے زائد خواتین یک زبان ہو کر ان نظموں کے بعض مصرعے اپنے رومال لہرا لہرا کر پڑھتی تھیں۔ ان کو خلافت سے جو محبت اور پیار اور اخلاص و وفا کا تعلق تھا وہ ان کی آنکھوں، زبان اور چہروں سے خوب عیاں تھا۔ حضور انور کی خدمت میں بچیوں نے پھول پیش کئے اور پھر ناصرات نائیجیریا نے اردو نظم ''بلبل کا بچہ کھاتا تھا کھچڑی، پیتا تھا پانی'' بڑے پیارے انداز میں پڑھی جس سے حضور انور بہت محظوظ ہوئے اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ لجنہ کی طرف سے حضور انور کے استقبال اور خوش آمدید کا نظارہ بڑا دلکش تھا۔ ہر کوئی خوشی سے جھوم رہا تھا۔ حضور انور نے واپس جاتے ہوئے پھر فرمایا کہ میں آپ کو سلام کہنے آیا تھا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جواب میں پھر سب نے یک زبان ہو کر وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کے سٹاف اور طلباء نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حافظ کلاس کے بچوں کی بھی تصویر ہوئی۔ اس کے بعد قافلہ کی روانگی جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر، اوجوکورو، کے لئے ہوئی۔ Ilaro سے Ojokoro کا فاصلہ 50 کلومیٹر ہے۔ پولیس کا اسکواڈ ہمراہ تھا۔ شام سات بجے جب حضور انور جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اوجوکورو پہنچے تو وہاں پر نائب امیر محترم الحاجی الحسن صاحب اور محترم ڈاکٹر مرزا طارق صاحب اور احباب جماعت کی کثیر تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔ جماعت کے اس کمپلیکس میں تین گیسٹ ہاؤسز پر مشتمل ایک نیا کمپلیکس تعمیر کیا گیا ہے جس کا نام ''مسرور گیسٹ ہاؤس کمپلیکس'' رکھا گیا۔ حضور انور نے اس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ 9 بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء احمدیہ بیت الذکر اوجوکورو میں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

12 / اپریل 2004ء

بروز سوموار

صبح پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ بیت الذکر اوجوکورو میں نماز فجر پڑھائی اس کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور احمدیہ ہسپتال اوجوکورو کا معائنہ فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ محترم ڈاکٹر مرزا طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو اور عملہ کے افراد نے حضور کا استقبال کیا۔ ہسپتال کے عملہ کا تعارف کرایا گیا۔ ازراہ شفقت حضور انور نے سٹاف کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد ہسپتال کے مختلف شعبہ جات لیبارٹری ECG روم اور استقبالیہ (Reception) ڈاکٹر صاحب کے دفتر اور وارڈز کا معائنہ فرمایا۔ یہ ہسپتال وسیع و عریض اور خوبصورت ہے۔ اور دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے اس میں 60 بستروں کی گنجائش ہے۔ معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ہسپتال کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ہسپتال میں مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

حضور انور نے ریمارکس بک پر تحریر فرمایا

ماشاء اللہ اوجوکورو ہسپتال کی کارکردگی بہت بہتر ہے۔ چند سالوں میں ترقی کا گراف بلند ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر طارق مرزا صاحب کو جزا عطا فرمائے انہوں نے عمدہ کام کیا ہے اور وقف اور محنت سے خدمات سرانجام دی ہیں۔

ہسپتال کے معائنہ کے بعد نو بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ بیت الذکر اوجوکورو کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ یہ بیت الذکر محترم الحاجی الحسن صاحب نائب امیر اور ان کے خاندان نے مل کر بنوائی ہے۔ یہ بیت الذکر دو منزلہ ہے اور بہت خوبصورت اور وسیع و عریض ہے۔ اور اس پر سبز رنگ کا شاندار گنبد بنا ہوا ہے۔ اس بیت الذکر میں تقریباً ڈیڑھ ہزار سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔ دعا کروانے کے بعد حضور انور نے باری باری تمام ممبران عاملہ سے تعارف حاصل کیا۔ اور ان کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ سیکرٹریان کو ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے ہر سیکرٹری کی رہنمائی فرمائی کہ آپ نے کس طرح اپنے اپنے شعبہ کو منظم کرنا ہے۔ اور کام کو آگے بڑھانا ہے۔ آخر پر تمام ممبران عاملہ کی تصویر حضور انور کے

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

زندہ قومیں خدا کی راہ میں قربان ہونے والوں کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں

افغانستان میں جان قربان کرنے والے خوش نصیبوں کی ایمان افروز داستان

راہ مولیٰ میں قربانی دینے والے مر کر اپنی قوم کو زندہ کر دیتے ہیں

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

(قسط اول)

جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسے زندہ جاوید روشن ستاروں سے جگمگا رہی ہے جو کوہ وقار اور استقامت کے شاہزادے تھے جنہوں نے حق کی سربلندی کے لئے اپنی جانوں کا عزیز نذرانہ پیش کرنے کی عظیم سعادت حاصل کی۔

احمدیت کے چمن میں یہ ایمان افروز نظارے دنیا کے مختلف خطوں اور ممالک میں پائے جاتے ہیں لیکن افغانستان کی سرزمین اس لحاظ سے منفرد ہے جہاں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی احمدیت کا پہلا جواں مرد، حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کا شاگرد رشید جن کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا تھا نہایت بے دردی سے راہ مولا میں قربان کر دیا گیا۔ زیرنظر مضمون میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے علاوہ ان خوش نصیبوں کی ایمان افروز داستان بیان کی جا رہی ہے جنہوں نے سرزمین کابل میں اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کر کے حیات جاودانی حاصل کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 7 مئی 99ء کو خطبہ جمعہ میں راہ مولا میں جان قربان کرنے والے خوش نصیبوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ ذکر خیر جو میری زبان سے جاری ہو رہا ہے ہو سکتا ہے آج کے قفس کی فضاؤں کو بھی روشن کر دے اور کچھ دیر تک وہ لوگ جو اس ذکر کو سنیں ان یادوں میں محو ہو جائیں جو ان کو بھی بہت پیاری ہیں اور اس سے خود تسلی پائیں کہ بڑی بڑی عظیم قربانیاں دینے والے وجود پہلے گزر چکے ہیں (۔) پس یہ وہ سلسلہ ہے جسے اب ہم آگے بڑھاتے ہیں اور تعجب ہے کہ افغانستان میں اس سے اور بھی بہت زیادہ شہداء ہوئے ہیں جتنا عام لوگوں کا تصور ہے۔ (الفضل 3 راگست 99ء)

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو وسط 1901ء میں کابل افغانستان میں جام شہادت نوش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کو کئی سال قبل 1883ء میں الہاماً یہ خبر دی گئی تھی کہ شاتان تذبحان .... کہ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی حضرت مسیح موعود اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں جو مئی 1907ء میں طبع ہوئی اس الہام کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

براہین احمدیہ کی پیشگوئی ہے۔ شاتان تذبحان۔ و کل من علیھا فان۔ یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں درج ہے جو آج سے پچیس برس پہلے شائع ہو چکی ہے۔ مجھے مدت تک اس کے معنے معلوم نہ ہوئے بلکہ اور اور جگہ کو محض اجتہاد سے اس کا مصداق ٹھہرایا لیکن جب مولوی صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم اور شیخ عبدالرحمٰن ان کے تلمیذ سعید امیر کابل کے ناحق ظلم سے قتل کئے گئے تب روز روشن کی طرح کھل گیا کہ اس پیشگوئی کے مصداق یہی دونوں بزرگ ہیں کیونکہ شاۃ کا لفظ نبیوں کی کتابوں میں صرف صالح انسان پر بولا گیا ہے اور ہماری تمام جماعت میں ابھی تک بجز ان دونوں بزرگوں کے کوئی شہید نہیں ہوا۔ اور جو لوگ ہماری جماعت سے باہر اور دین اور دیانت سے محروم ہیں ان پر شاۃ کا لفظ اطلاق نہیں پا سکتا۔ اور پھر اس پر اور قرینہ یہ ہے کہ اس الہام کے ساتھ یہ دوسرا فقرہ ہے کہ (کمزور نہ پڑو اور غم نہ کرو) جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایسی موتیں ہوں گی جو ہمارے غم اور حزن کا موجب ہوں گی۔ اور ظاہر ہے کہ دشمن کی موت سے کوئی غم نہیں ہو سکتا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22۔ ص 274)

قبول احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

اس پیشگوئی کے بعد قریباً بیس سال تک کوئی ایسے آثار نظر نہ آئے جن سے کہ یہ پیشگوئی پوری ہوتی معلوم ہو۔ مگر جب کہ قریباً بیس سال اس الہام پر گزر گئے تو ایسے سامان پیدا ہونے لگے جنہوں نے اس پیشگوئی کو حیرت انگیز طور پر پورا کر دیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بعض کتب کوئی شخص افغانستان میں لے گیا اور وہاں خوست کے ایک عالم سید عبداللطیف صاحب کو جو حکومت افغانستان میں عزت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے اور بڑے بڑے حکام ان کا تقویٰ اور دیانت دیکھ کر ان سے خلوص رکھتے تھے وہ کتب دیں۔ آپ نے ان کتابوں کو پڑھ کر یہ فیصلہ کر لیا کہ حضرت اقدس راستباز اور صادق ہیں اور اپنے ایک شاگرد کو مزید تحقیقات کے لئے بھیجا اور ساتھ ہی اجازت دی کہ وہ ان کی طرف سے بیعت بھی کر آئے۔ اس شاگرد کا نام مولوی عبدالرحمٰن تھا انہوں نے قادیان آ کر خود بھی بیعت کی اور مولوی عبداللطیف صاحب کی طرف سے بھی بیعت کی۔

(دعوت الامیر۔ انوار العلوم جلد 7 ص 518)

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو دو تین مرتبہ قادیان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں رہنے کا شرف نصیب ہوا۔ ہر مرتبہ کئی کئی ماہ حضور سے فیض پاتے رہے اور حضور کے دعاوی و تعلیمات پر ایک نیا ایمان لے کر واپس افغانستان لوٹتے رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

مولوی صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم کی شہادت سے تخمیناً دو برس پہلے ان کے ایماء اور ہدایت سے میاں عبدالرحمٰن شاگرد رشید ان کے قادیان میں دو یا تین دفعہ آئے اور ہر ایک مرتبہ کئی کئی مہینہ تک رہے اور متواتر صحبت اور تعلیم اور دلائل کے سننے سے ان کا ایمان شہداء کا رنگ پکڑ گیا اور آخری دفعہ جب کابل واپس گئے تو وہ میری تعلیم سے پورا حصہ لے چکے تھے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 47)

واقعہ شہادت

آخری بار وہ دسمبر 1900ء میں قادیان آئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ آفریدی، وزیری اور محسودی وغیرہ آزاد قبائل ڈیورنڈ لائن کو اپنی خودمختاری اور آزادی کے لئے خطرہ تصور کر کے سرحد پر انگریزوں کے خلاف بڑے جوش و خروش سے اٹھے ہوئے تھے۔ اس شورش کو علماء نے بھاری تقویت دی جنہوں نے جہاد کے نام پر انگریزوں کے قتل کا فتویٰ دے دیا خود امیر عبدالرحمٰن خان کی خاص ہدایت پر ایک رسالہ "تقویم الدین دربارہ تحریک جہاد" کے نام سے سرحد پر شائع کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آزاد قبائل میں شورش کی آگ پورے زور سے بھڑک اٹھی اور محض اختلاف مذہب کی بناء پر پشاور اور بنوں میں کئی انگریز موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ حضرت مسیح موعود نے مسئلہ جہاد کی وضاحت کرنے کے لئے بعض رسائل شائع کئے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جب قادیان میں حضور اقدس کے یہ رسائل پڑھے تو ان پر مسئلہ جہاد کی حقیقت بالکل آشکار ہو گئی۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد پھر کابل گئے جہاں انہوں نے مسئلہ جہاد کے متعلق اپنا مسلک پیش کیا تو امیر عبدالرحمٰن خاں (1844-1901) سے شکایت کی گئی جسے بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ملازم تھے اور زیادہ ہوا دی اور ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے۔ امیر عبدالرحمٰن خاں نے جو یہ سنا تو اس نے سخت برافروختہ ہو کر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی نظر بندی کا حکم دے دیا اور بالآخر آپ گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے نہایت بے دردی سے شہید کر دیئے گئے۔ یہ حادثہ وسط 1901ء میں ہوا۔ قادیان میں اس کی خبر نومبر میں حضرت مولوی عبدالستار صاحب کے ذریعہ سے پہنچی جو اپنے تین رفقاء سمیت علاقہ خوست غزنی سے حضور کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حادثہ شہادت پر افغانستان کی سرزمین میں کئی آسمانی نشان ظاہر ہوئے۔

سب سے بڑا نشان یہ تھا کہ امیر عبدالرحمٰن خان پر اس ظلم کی پاداش میں 10 ستمبر 1901ء کو فالج گرا۔ ہندوستان اور افغانستان کے حاذق طبیبوں اور ماہر ڈاکٹروں نے بڑا علاج کیا مگر بیماری یہاں تک بڑھ گئی کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی معذور ہو گئے اور بالآخر ایک ماہ تک اس مرض میں مبتلا ہو کر 3 اکتوبر 1901ء کو چل بسے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم 177)

نشان صداقت

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 26 دسمبر 1903ء کو بعد نماز ظہر بیت اقصیٰ قادیان میں ایک پرتاثیر تقریر کرتے ہوئے حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب اور شہزادہ عبداللطیف صاحب کی شہادتوں کے متعلق پیشگوئی کا

ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے جو اور بھی ایمان کی مضبوطی کا موجب ہوتا ہے کیونکہ براہین احمدیہ میں 23 برس پہلے سے اس شہادت کے متعلق پیشگوئی موجود تھی۔ وہاں صاف لکھا ہے۔ شَاتَانِ تُذْبَحَانِ وَكُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کیا اس وقت کوئی منصوبہ ہوسکتا تھا کہ 23 یا 24 سال بعد عبدالرحمٰن اور عبداللطیف افغانستان سے آئیں گے اور پھر وہاں جاکر شہید ہو جائیں گے۔ وہ دل لعنتی ہے جو ایسا خیال کرے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے اور اپنے وقت پر آ کر یہ نشان پورا ہوگیا۔

اس سے پہلے عبدالرحمٰن جو مولوی عبداللطیف شہید کا شاگرد تھا۔ سابق امیر نے قتل کردیا محض اس وجہ سے کہ وہ اس سلسلہ میں داخل ہے (۔) اور اب اس امیر نے مولوی عبداللطیف کو شہید کرادیا۔ یہ عظیم الشان نشان جماعت کے لئے ہے۔ اس پیشگوئی کے معنے اب مخالفوں سے پوچھو کہ کیا یہ پیشگوئی صریح الفاظ میں نہیں ہے؟ اور کیا یہ اب پوری نہیں ہوگئی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 512)

اسی طرح حضرت مسیح موعود براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں۔

پھر ایک اور پیشگوئی کرکے فرمایا کہ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ یعنی میاں عبدالرحمٰن اور مولوی عبداللطیف جو کابل میں سنگسار کیے گئے۔ اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا پر ان دونوں کا ذبح کیا جانا آخر تمہارے لئے بہتری کا پھل لائے گا۔ اور ان واقعات شہادت کے مصالح جو خدا کو معلوم ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ان موتوں سے اس ملک کابل میں کیا کیا بہتری پیدا ہوگی۔ (۔) پیشگوئی میں جو دو بکریوں کے ذبح کیے جانے کا ذکر ہے یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو سرزمین کابل میں ظہور میں آیا۔ یعنی ہماری جماعت میں سے ایک شخص عبدالرحمٰن نام جو جوان صالح تھا۔ اور دوسرے مولوی عبداللطیف صاحب جو نہایت بزرگوار آدمی تھے امیر کابل کے حکم سے سنگسار کیے گئے محض اس الزام سے کہ کیوں وہ دونوں ہماری جماعت میں داخل ہوگئے اور اس واقعہ کو قریباً دو برس گزر چکے ہیں۔ اب یہ مقام انصاف کی آنکھ سے دیکھنے کا ہے کیونکر ممکن ہے کہ ایسے غیب کی باتیں جو نہاں در نہاں تھیں اس شخص کی طرف منسوب ہوسکیں جو مفتری ہو۔ حالانکہ خدائے تعالیٰ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے کہ ہر ایک مومن پر غیب کامل کے امور ظاہر نہیں کیے جاتے بلکہ محض ان بندوں پر جو اصطفا اور اجتباء کا مرتبہ رکھتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ (۔) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو غالب ہونے نہیں دیتا مگر ان لوگوں کو جو اس کے رسول اور اس کی درگاہ کے پسندیدہ ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 85)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ واقعہ شہادت اخویم مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا ایک ایسا دور از قیاس واقعہ تھا کہ جب تک وقوع میں نہ آ گیا ہمارے ذہن کا اس طرف التفات نہ ہوا کہ دراصل وحی الٰہی کے یہ معنے ہیں کہ دو ہمارے صادق مرید سچ مچ ذبح کیے جائیں گے بلکہ اس حالت کو مستبعد سمجھ کر محض اجتہاد کے طور پر تاویل کی طرف میلان ہوتا رہا۔ اور تاویلی مصداق خیال میں گزرتے رہے کیونکہ انسان کا اپنا علم اور اپنا اجتہاد غلطی سے خالی نہیں۔ لیکن جب یہ دونوں واقعات بعینہٖ ظہور میں آ گئے۔ اور دو بزرگ اس جماعت کے بڑی بے رحمی سے کابل میں شہید کیے گئے تو حق الیقین کی طرح وحی الٰہی کے معنے معلوم ہو گئے اور جب اس وحی کی تمام عبارت کو نظر اٹھا کر دیکھا تو آنکھ کھل گئی اور عجیب ذوق پیدا ہوا کہ جہاں تک تصریح ممکن ہے خدا نے تصریح سے اس پیشگوئی کو بیان کردیا ہے اور ایسے الفاظ اختیار کیے ہیں اور ایسے فقرات بیان فرمائے ہیں کہ وہ دوسرے پر صادق آ ہی نہیں سکتے۔ سبحان اللہ! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کیسے اس نے ان پوشیدہ باتوں کو ایک زمانہ دراز پہلے براہین احمدیہ میں بتصریح بیان کردیا۔

(روحانی خزائن جلد 21 ص 85)

مخلص دوست

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ہمارے ایک مخلص دوست عبدالرحمٰن نام کا جو نواح کابل میں رہتا تھا۔ محض ہماری وجہ سے ایک سال قید رکھا گیا کہ وہ توبہ کرے۔ مگر اس نے موت کو انکار پر ترجیح دی۔ آخر کہتے ہیں کہ اسے گلا گھونٹ کر مار دیا گیا تھا اور جیسا کہ اس نے کہا تھا مرنے کے بعد ایک نشان اس کا ظاہر ہوا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 98)

حضرت مسیح موعود کا خراج تحسین

حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی میں اس شہادت کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

اسی طرح شیخ عبدالرحمٰن بھی کابل میں ذبح کیا گیا اور دم نہ مارا اور یہ نہ کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں بیعت کو توڑتا ہوں۔ اور یہی سچے مذہب اور سچے امام کی نشانی ہے کہ جب کسی کو اس کی پوری معرفت حاصل ہو جاتی ہے اور ایمانی شیرینی دل و جان میں رچ جاتی ہے تو ایسے لوگ اس راہ میں مرنے سے نہیں ڈرتے ہاں جو سطحی ایمان رکھتے ہیں اور ان کے رگ و ریشہ میں ایمان داخل نہیں ہوتا وہ یہود اسکریوطی کی طرح تھوڑے سے لالچ سے مرتد ہوسکتے ہیں۔ ایسے ناپاک مرتدوں کے بھی ہر ایک نبی کے وقت میں بہت نمونے ہیں۔ سو خدا کا شکر ہے کہ مخلصین کی ایک بھاری جماعت میرے ساتھ ہے اور ہر ایک ان میں سے میرے لئے ایک نشان ہے۔ یہ میرے خدا کا فضل ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 360)

صاحبزادہ محمد سعید جان صاحب

صاحبزادہ محمد عمر جان صاحب

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے دو صاحبزادگان محمد سعید جان اور محمد عمر جان کو 1918ء میں اپنی جانیں راہ مولا میں قربانی کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد آپ کی جائیداد و املاک بحق حکومت ضبط کر لی گئی۔ اور آپ کے اہل بیت کی عورتوں اور بچوں کو سید گاہ سے کابل جلاوطن کردیا گیا۔ اور وہاں سے مزار شریف ترکستان بھجوادیا گیا۔ وہاں جولائی 1903ء سے 1911ء تک قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد کابل بلا لئے گئے جہاں نہایت تکالیف کے ساتھ 1920ء تک رہے۔ انہیں کابل سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی اور روزانہ کوتوالی شہر میں حاضری دی جاتی۔

(شہداء الحق ص 60)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی لکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ خلافت میں ضلع گجرات کا ایک باشندہ فضل کریم نامی مجذوب الاحوال قادیان سے ہوتا ہوا پشاور 1917ء میں آیا۔ اور کچھ دن ہمارے پاس انجمن احمدیہ میں مقیم رہا۔ انہی ایام میں برادر عزیز صاحبزادہ محمد عمر جان جو ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ اور عمر اس کی تقریباً بیس سال ہوگی۔ پشاور آیا اور ہمارے پاس بطور مہمان مقیم رہا۔ کچھ دن کے لئے سرائے نورنگ ضلع بنوں کو گیا۔ جہاں ان کی زرعی جائیداد علاقہ انگریزی میں واقع ہے۔ وہاں سے حاصلات زراعت وصول کرکے واپس پشاور آیا۔

اتنے میں کابل سے ایک احمدی دوست حضرت شہید مرحوم کی زوجہ محترمہ کا پیغام لایا۔ کہ عزیز محمد عمر جان کو واپس کابل روانہ کردیا جائے۔ ورنہ ہم کو بڑی مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگرچہ برادر موصوف واپس جانے کا خیال نہ رکھتا تھا۔ مگر محض والدہ صاحبہ کے تعمیل ارشاد کی غرض سے کابل چلا گیا۔

فضل کریم مجذوب بھی ایک دن 1917ء میں بلا حصول اجازت مکان انجمن سے نکل کر کوہاٹ اور کرم کی راہ سے درہ پیواڑ کو عبور کرکے براہ جاجی کابل میں جا پہنچا۔ اور سردار نصر اللہ خاں کو درخواست دی کہ میں احمدی ہوں اور کابل بغرض دعوت الی اللہ آیا ہوں۔ سردار موصوف نے اس کو گرفتار کروادیا۔ حاکم شہر نے دریافت کیا۔ کہ تم کسی احمدی سے یہاں واقف ہو۔ اس نے کہا ہاں میں حضرت شہید کے بڑے فرزند کو جانتا ہوں اور چند اور احمدیوں کا نام لیا۔ اور اس طرح سے وہ تمام احمدی بمعہ اولاد حضرت شہید مرحوم دوبارہ گرفتار ہوئے۔ (شہداء الحق ص 61)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

انہیں شیرپور کے جیل خانے میں مقید کرکے ان کے پاؤں میں موٹی موٹی بیڑیاں ڈال دی گئیں اور اگرچہ ان میں سے کسی کو قتل نہیں کیا گیا مگر یہ دردناک، اذیت ناک موت جو رفتہ رفتہ ان کو پہنچائی گئی یہ عام یکدفعہ کی موت سے زیادہ دردناک ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ آٹھ نو ماہ تک وہ جیل میں اس حالت میں رہے کہ ان کو کھانے میں سوائے نمک اور خشک روٹی کے کچھ نہیں ملتا تھا اور اس کی وجہ سے جیل ہی میں انہوں نے تکلیفیں اٹھا اٹھا کر جب نظام نے جواب دے دیا، انتڑیاں گل گئیں تو اسی حالت میں وفات ہوئی۔ تو بلاشبہ ان کا نام عظیم شہداء میں داخل ہے اور ان کی شہادت اس پہلو سے زیادہ دردناک ہے کہ نو ماہ تک مسلسل تکلیفیں اٹھاتے ہوئے انہوں نے جان دی ہے۔

(الفضل 3 / اگست 99ء)

سید سلطان احمد صاحب و سید حکیم احمد صاحب

1918ء میں سرزمین افغانستان میں دو مزید احمدی بزرگوں حضرت سید سلطان احمد صاحب اور ان کے بھائی سید حکیم احمد صاحب کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں حضرت سید سلطان احمد صاحب (۔) اور ان کے بھائی حضرت سید حکیم صاحب کا ذکر ہے۔ یہ شہادت 1918ء میں ہوئی۔ علاقہ جاجی کے حاکم سردار محمد خان کے حکم سے ایک بڑے عالم یعنی سید سلطان صاحب جو بڑے عالم دین تھے اور ان کے بھائی سید حکیم صاحب کو گرفتار کرکے ایک قید خانہ میں ڈال دیا گیا۔ یہاں خشک نان اور نمک کے سوا انہیں کوئی کھانا نہ ملتا تھا۔ مسلسل یہ کھانا کھانے کے نتیجہ میں دونوں کی انتڑیاں بالکل گل گئیں اور اسی دردناک حالت میں شہید ہوئے۔

(الفضل 3 / اگست 99ء)

حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 4 / فروری 1983ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی شہادت کا دردناک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

پھر اسی سرزمین پر حضرت نعمت اللہ صاحب شہید آپ (حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب) کی پیروی میں آئے۔ وہ جانتے تھے کہ دعویٰ ایمان کے نتیجے میں انسان کو کیا کیا مصیبتیں سہنی پڑتی ہیں اور مصائب کے کن کن رستوں سے گزرنا پڑتا ہے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی یاد ان کے ذہن اور دل میں تازہ تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے وہی نمونہ دکھایا جو اس سے پہلے ایک مرد مجاہد نے دکھایا اور کوئی پرواہ نہیں کی (۔)

ان کو جب اس قید خانے سے نکال کر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرح گلیوں میں پھرایا گیا اور طعن و تشنیع کی گئی اور مذاق اڑایا گیا تو اس وقت بھی باہر کا ایک گواہ تھا جو مشہور اخبار 'ڈیلی میل'، انگلستان کا نمائندہ تھا۔ اس نمائندے نے اس ذکر کو زندہ رکھنے کے لئے ایک ایسا بیان دیا جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور جسے اس زمانے کے 'ڈیلی میل' میں شائع کیا گیا۔ وہ کہتا ہے کہ 'میں نے دیکھا کہ باوجود اس کے کہ اس شخص پر انتہائی ذلت پھینکی جا رہی تھی اور اسے گالیاں اور تکلیفیں دی جا رہی تھیں، وہ کابل کی گلیوں میں پابجولاں پھرتا ہوا ایک آہنی عزم کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔ اس کی روح ایسی غیر مفتوح اور ناقابل تسخیر تھی کہ اس کا نظارہ کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ اسی حالت میں اس کو اس مقام پر لے جایا گیا جہاں اس کو سنگسار کرنا تھا۔ اور ہمارے سامنے پتھر برسے لیکن اس نے اف تک نہ کی۔ ہاں، پتھراؤ سے پہلے صرف یہ خواہش کی کہ مجھے دو نفل پڑھنے کی اجازت دی جائے، اور اس طرح انہوں نے دو نفلوں کے ساتھ ان (۔) مجاہدین کی یاد کو پھر زندہ کیا جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسی شان کے ساتھ شہادت پائی تھی۔ چنانچہ کابل کی سرزمین پر انہوں نے دو نفل پڑھے اور اس کے بعد ان کو بھی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی طرح زمین میں گاڑ دیا گیا اور پھر پتھراؤ کیا گیا۔

(الفضل 2 رمئی 1983ء)

واقعہ قربانی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 30 راپریل 1999ء کو حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کی شہادت کا واقعہ اس طرح بیان فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو لندن میں قیام 1924ء کے دوران یہ دردناک اطلاع پہنچی کہ امیر امان اللہ خان شاہ افغانستان کے حکم سے کابل میں ایک احمدی (مربی) مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو 31 راگست کو چونتیس سال کی عمر میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے سنگسار کر دیا گیا۔ اناللہ.........

مولوی نعمت اللہ خان صاحب ابن امان اللہ خان صاحب کابل کے قریبی گاؤں خوجہ تحصیل رخہ ضلع پنج شیر کے رہنے والے تھے اور افغانستان سے دینی تعلیم حاصل کرنے قادیان تشریف لائے تھے اور مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ 1919ء میں دوران تعلیم ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انہیں کابل کے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے روانہ کر دیا۔ آپ اپنے فرائض تندہی سے ادا کر رہے تھے کہ 1923ء کے آخر پر اطلاع ملی کہ دو احمدیوں کو افغانستان کی حکومت نے قید کر لیا ہے۔ اس اطلاع کے بعد شروع جولائی 1924ء میں مولوی نعمت اللہ صاحب کو حکام نے بلایا اور بیان لیا کہ کیا وہ احمدی ہیں؟ پہلے تو ان کو صحیح بیان دینے پر کہ وہ احمدی ہیں رہا کر دیا گیا مگر پھر جلد ہی آپ کو جیل میں ڈال دیا گیا۔

یکم اگست 1924ء کو مولوی نعمت اللہ صاحب نے قید خانہ سے فضل کریم صاحب بھیروی مقیم کابل کو ایک مفصل خط لکھا۔ یہ ہم نہیں جانتے کہ کیسے جیل کی سخت نگرانی کے باوجود ان کو یہ خط لکھنے کی توفیق مل سکی اور وہ خط باہر بھجوانے کی توفیق مل سکی مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چھپا ہوا ہمدرد وہاں موجود تھا جس کے ذریعہ سے یہ کارروائی ہوئی کیونکہ وہ ان کے ہاتھ ہی کا خط لکھا ہوا ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ وہ اپنے خط میں جو فارسی میں ہے جس کا ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں لکھتے ہیں۔

''یہ کمترین بندہ داعی.........تیس روز سے ایسے قید خانہ میں ہے جس کا دروازہ اور روشن دان بھی بند رہتے ہیں اور صرف ایک حصہ دروازہ کھلتا ہے۔ کسی سے بات کرنے کی ممانعت ہے۔ جب میں وضو وغیرہ کے لئے جاتا ہوں تو ساتھ پہرہ رہتا ہے۔ خادم کو قید میں آنے کے دن سے لے کر اس وقت تک چار کوٹھڑیوں میں تبدیل کیا جا چکا ہے لیکن **جس قدر بھی زیادہ اندھیرا ہوتا ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیا جاتا ہے۔''**

یہ شہداء کے دل کی داستان ہے جو سو فیصد درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی طرح اندھیرے کمروں میں بھی اس کا نور اترتا ہے اور مظلوموں کے دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔ مولوی صاحب (۔) نے مکرم فضل کریم صاحب کو خط لکھا۔ ایک اور خط میں لکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور یہ خط بھیج دیں۔ علاوہ ازیں بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دیں تا وہ دعا کریں۔ دعا کیا کریں، کہ خدا تعالیٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خدا تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی اس نالائق بندے کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخشے اور قتل ہونے سے نجات دے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندہ نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ.........پر قربان ہو۔''

(ترجمہ از اصل خط فارسی)

الغرض مولوی نعمت اللہ خان صاحب محکمہ شرعیہ ابتدائیہ میں پیش کئے گئے جس نے 11 راگست 1924ء کو آپ کے ارتداد اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا۔ 14 راگست کو آپ عدالت مرافعہ کابل کے سامنے پیش کئے گئے جس نے آپ کے دوبارہ بیانات لینے کے بعد فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے مزید حکم دیا کہ نعمت اللہ خان کو قتل کرنے کی بجائے ایک بڑے ہجوم کے سامنے سنگسار کیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق تقریباً دو ماہ کی قید و بند کی مصیبتیں جھیلنے کے بعد 31 راگست کو پولیس نے مولوی صاحب کو لے کر کابل کی تمام گلیوں میں پھرایا اور ہر جگہ منادی کی کہ یہ شخص آج ارتداد کی پاداش میں سنگسار کیا جائے گا لوگ اس موقع پر حاضر ہو کر اس میں شامل ہوں۔

دیکھنے والوں کی شہادت ہے کہ جس وقت آپ کو گلیوں میں پھرایا جا رہا تھا اور سنگساری کا اعلان کیا جا رہا تھا تو آپ گھبرانے کی بجائے مسکرا رہے تھے۔ گویا آپ کو موت کا فتویٰ نہیں دیا جا رہا تھا بلکہ عزت افزائی کی خبر سنائی جا رہی تھی۔ عصر کے وقت آپ کو کابل کی چھاؤنی کے میدان میں سنگسار کرنے کے لئے لایا گیا تو آپ نے اس آخری خواہش کا اظہار کیا (۔) کہ اس دنیا کی زندگی ختم ہونے سے پہلے ان کو اپنے رب کی عبادت کرنے کا آخری موقع دیا جائے۔ حکام کی اجازت ملنے پر انہوں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد کہا کہ اب میں تیار ہوں، جو چاہو کرو۔ آپ کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور پہلا پتھر کابل کے سب سے بدبخت عالم نے پھینکا۔ اس کے بعد چاروں طرف سے پتھروں کی بارش شروع ہو گئی یہاں تک کہ آپ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گئے اور خدا تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہو گئے۔ انا للّٰہ.........

(الفضل 27 رجولائی 1999ء)

حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے بعد ان کی لاش پر پہرہ لگا دیا گیا۔ ان کے بوڑھے غیر احمدی باپ نے حکام سے لاش لینے کی درخواست کی مگر حکومت نے صاف انکار کر دیا۔

سہیل احمد ثاقب بسرا صاحب

حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب کا ذکر خیر

حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود قصبہ چھمال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں 1888ء میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے بڑے بھائی منشی گوہر علی کے ساتھ رہتے تھے چونکہ وہ مدرس تھے اس لئے جہاں ان کی تعیناتی ہوتی، آپ بھی ساتھ ہی چلے جاتے۔ پرائمری آپ نے تکونڈی داباں والی میں کی اور بعد ازاں امرتسر شہر میں پڑھتے رہے۔ 1906ء میں آپ وٹرنری کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں سے 1910ء میں تعلیم مکمل کر کے فارغ ہوئے۔ پھر اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر متعین رہے۔

بمبئی (آج کل ممبئی) میں آپ تین سال صدر جماعت رہنے کے علاوہ تحریک جدید کے دور اول کے انیس سالہ مجاہدین میں آنے کی بھی آپ کو توفیق ملی۔ تحریک شدھی میں آپ تین ماہ تک اعلاء کلمۂ حق کے لئے جدوجہد کرتے رہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود کے جنازے کے ساتھ لاہور سے قادیان جانے کا بھی شرف حاصل ہے۔ آپ کی پہلی شادی فضل النساء صاحبہ سے 1907ء میں ہوئی، جو تین سال کے بعد فوت ہو گئیں۔ دوسری شادی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت سید عزیز الرحمان صاحب بریلوی کی صاحبزادی محترمہ سیدہ نصرت بانو صاحبہ سے کروائی۔

1947ء میں پاک و ہند کی تقسیم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر آپ نے اپنے آپ کو قادیان ہجرت کر جانے کے لئے پیش کیا۔ اس طرح 11 رمئی 1948ء کو آپ قادیان کے لئے ہجرت کر گئے اور ساڑھے چھبیس سال تک اپنا عہد درویشی خوش اسلوبی سے نبھا کر، جلسہ سالانہ قادیان 1974ء کے دوسرے روز یعنی 14 دسمبر کو انتقال کر گئے اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص رفقاء میں دفن کئے گئے۔

قبول احمدیت کی داستان

1898ء میں حضرت مسیح موعود کے متعلق مشہور ہوا کہ امرتسر سے بذریعہ گاڑی گزریں گے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب زیارت کے شوق سے گاڑی کی آمد سے کافی وقت پہلے سٹیشن پر پہنچ گئے۔ حضور کے لئے سیکنڈ کلاس کا ڈبہ ریزرو تھا۔ حضور اس میں شمالاً جنوباً لیٹے ہوئے تھے آپ نے سرخ رنگ کی لوئی اوڑھی ہوئی تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب آپ کے سرہانے بیٹھے تھے جب ڈاکٹر صاحب نے زیارت کے لئے کھڑکی سے اندر جھانکا تو خواجہ صاحب نے کہا پیچھے ہٹ جاؤ۔ لیکن حضور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ اس کو مت روکو یہ خدا کے حکم سے آیا ہے (ڈاکٹر صاحب بتاتے ہیں کہ حضور کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تحریک کرتا ہے تو لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں گویا اسی طرح مجھے بھی زیارت کی تحریک ہوئی ہے) چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے حضور کا نورانی چہرہ دیکھا اور پہلی نگاہ سے ہی اس نور مجسم سے بے حد متاثر ہوئے اور گاڑی کی روانگی تک حضور کے ڈبہ کی کھڑکی کے پاس ہی کھڑے حضور کی زیارت کرتے رہے۔

بیعت

بیعت سے قبل ڈاکٹر صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا راستہ ہے جس میں ببر شیر بیٹھا ہوا ہے آپ اس کو دیکھ کر ہراساں ہوئے لیکن جب آگے بڑھے تو شیر نے اپنی گردن جھکا دی اور آپ بسہولت گزر گئے آگے ایک.........نظر آئی جہاں سے یہ اعلان کیا گیا کہ یہاں.........تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا کہ.........سبز لباس میں ملبوس ہیں۔ آپ نے ڈاکٹر صاحب کو پانی کا لوٹا دیا اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

انہی دنوں ایک مجذوب راہوں ضلع جالندھر کا رہنے والا مصری شاہ نام امرتسر آیا وہ ایک صوبیدار میجر کا لڑکا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اس مجذوب کی شہرت سن کر اس کے پاس گئے۔ اس نے آپ کو دیکھتے ہی کہا ''جس نے ولی بننا ہے وہ قادیان جائے۔'' چنانچہ آپ نے 1899ء میں بیعت کا خط قادیان حضور کی خدمت میں

باقی صفحہ 7 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 36342 میں نصرت جہاں زوجہ چوہدری بشارت احمد بقاپوری قوم جالب راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 65 گرام مالیتی -/35000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ نصرت جہاں زوجہ چوہدری بشارت احمد بقاپوری دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 راجہ منیر احمد وصیت نمبر 24443 گواہ شد نمبر 2 طارق احمد قاسم بقاپوری پسر موصیہ

مسل نمبر 36343 میں آنسہ بشارت بنت چوہدری بشارت احمد بقاپوری قوم جالب راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 7 گرام مالیتی -/4200 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ آنسہ بشارت بنت چوہدری بشارت احمد بقاپوری دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 راجہ منیر احمد خان وصیت نمبر 24443 گواہ شد نمبر 2 طارق احمد قاسم بقاپوری برادر موصیہ

مسل نمبر 36344 میں فوزیہ فائزہ زوجہ سردار عبدالمہیمن قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔بینک میں جمع نقد رقم -/100000 روپے۔طلائی زیورات مالیتی -/53000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3750 روپے ماہوار بصورت ششماہی منافع از بینک مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ فوزیہ فائزہ زوجہ سردار عبدالمہیمن دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ارشد قریشی وصیت 16032 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257

مسل نمبر 36345 میں اعجاز احمد ساہی ولد چوہدری شفیق احمد ساہی قوم جٹ ساہی پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد اعجاز احمد ساہی ولد چوہدری شفیق احمد ساہی دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ احمدی دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد یونس ولد رحمت اللہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36346 میں ثمینہ جبین چوہدری زوجہ اعجاز احمد ساہی قوم جٹ ساہی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔طلائی زیورات وزنی [illegible] مالیتی -/65000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ ثمینہ جبین زوجہ اعجاز احمد ساہی دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اللہ وصیت نمبر 16257 گواہ شد نمبر 2 محمد یونس ولد رحمت اللہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36347 میں ندیم احمد ولد بشیر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ندیم احمد ولد بشیر دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد پسر موصی گواہ شد نمبر 2 شیخ بشیر احمد نظامی ولد شیخ محمد عظیم دارالرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر 36348 میں صدف عبداللہ بنت عبدالحلیم ظفر قوم مسرا پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ صدف عبداللہ بنت عبدالحلیم ظفر دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 طاہر جمیل احمد بٹ وصیت نمبر 29853 گواہ شد نمبر 2 عبدالحکیم وصیت نمبر 10709

مسل نمبر 36349 میں خالدہ رشید بنت رشید احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 12-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی 3 ماشے مالیتی -/1300 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ خالدہ رشید بنت رشید احمد دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق ولد چوہدری عبدالرزاق دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری رشید احمد ولد چوہدری محمد خان دفتر وصیت ربوہ۔

مسل نمبر 36350 میں رفیق احمد فرید ولد رشیدالدین قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 20-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1250 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد رفیق احمد فرید ولد رشیدالدین دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک چراغ دین ولد اللہ دتہ دارالرحمت شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشیدالدین والد موصی

مسل نمبر 34918 میں شازیہ ارم زوجہ ناصر ملک قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 21-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و

غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی سوا دس تولے۔ 2۔ نقد رقم -/65000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شازیہ ارم زوجہ ناصر ملک ڈیفنس لاہور گواہ شد نمبر 1 کرنل طاہر محمود ولد عبداللہ ڈیفنس لاہور گواہ شد نمبر 2 عبدالباسط ولد عبدالرشید ڈیفنس لاہور

مسل نمبر 35099 میں مریم بی بی بیوہ ملک خضر حیات اعوان صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 77 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خوشاب شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 28-5-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 10 گرام مالیتی -/5200 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/32 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (450+450) روپے ماہوار بصورت (پنشن + جیب خرچ) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم بی بی بیوہ ملک خضر حیات اعوان صاحب خوشاب گواہ شد نمبر 1 ارشاد احمد دانش وصیت نمبر 27531 گواہ شد نمبر 2 ساجد محمود بٹر وصیت نمبر 30612

مسل نمبر 35222 میں صاحب خاتون بیوہ مہر خان صاحب قوم جوئیہ پیشہ .... عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راڈہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 16-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ اڑھائی ایکڑ واقع تھل ضلع خوشاب مالیتی -/100000 روپے۔ 3 عدد بھیڑ بکریاں مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ صاحب خاتون بیوہ مہر خان صاحب راڈہ ضلع خوشاب گواہ شد نمبر 1 امتیاز احمد وصیت نمبر 30906 گواہ شد نمبر 2 محمد صادق پسر موصیہ

مسل نمبر 35498 میں ارشد علی ولد سردار علی قوم بھٹہ پیشہ دوکانداری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفےٰ آباد ضلع قصور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 18-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد دکان واقع مین بازار چونگی امر سدھو لاہور مالیتی -/1000000 روپے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع طاہر کالونی مصطفےٰ آباد ضلع قصور مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/6000 روپے سالانہ آمد از جائید بالا نمبر 1 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشد علی ولد سردار علی مصطفےٰ آباد ضلع قصور گواہ شد نمبر 1 محمد حسین شاہد ولد فیروز دین مصطفےٰ آباد ضلع قصور گواہ شد نمبر 2 لطیف احمد پسر موصی

بقیہ صفحہ 5

لکھ دیا۔ جس کی قبولیت کا جواب غالباً حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے قلم سے نوشتہ موصول ہوا۔ اور 1900ء کے اواخر میں قادیان حاضر ہو کر بیت مبارک میں دستی بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر بارہ تیرہ سال کی تھی۔

(رفقائے احمد، جلد نمبر 10 ص 3 تا 11)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم ملک محمد خان گوہر ایڈووکیٹ سرگودھا مقیم لالیاں لکھتے ہیں۔ مکرمہ بختیں بی بی صاحبہ جو کہ حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت شیخ امیر دین صاحب آف لالیاں کی بہو اور مکرم شیخ محمد یار صاحب (سابق صدر جماعت احمدیہ لالیاں) کی اہلیہ تھیں مورخہ 25۔ اپریل 2004ء کو بعمر قریباً 80 سال حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اور تدفین احمدیہ قبرستان لالیاں میں عمل میں لائی گئی۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

☆ مکرم اشفاق احمد صاحب لکھتے ہیں۔ میرے والد چوہدری عصمت اللہ صاحب ولد مکرم فضل دین صاحب مرحوم فیکٹری ایریا سلام ربوہ مورخہ 29۔ اپریل 2004ء بروز جمعرات وفات پا گئے۔ مورخہ 30۔ اپریل 2004ء بروز جمعۃ المبارک نماز جنازہ بیت المہدی میں مکرم محمد رفیع ناصر صاحب نے پڑھائی تدفین کے بعد مکرم ماسٹر محمد حفیظ صاحب صدر محلہ نے دعا کروائی۔ آپ کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے خاکسار اشفاق احمد کراچی، مکرم بشیر احمد صاحب ربوہ، مکرم اتفاق احمد صاحب کراچی اور دو بیٹیاں مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ کراچی اور مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ ربوہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

نکاح وتقریب شادی

☆ مکرم محمد شفیع چوہدری صاحب ماڈل ٹاؤن اوکاڑہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ایک بچی مکرمہ آصفہ شفیع صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم محمد انور بھروانہ صاحب ابن مکرم مہر محمد حیات صاحب مرحوم بھروانہ ہاؤس ایوب چوک کچہری روڈ جھنگ صدر کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر اور دوسری بچی مکرمہ عطیۃ السمیع کا نکاح ہمراہ مکرم ذوالقرنین صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم مہر اللہ یار صاحب کچہری روڈ جھنگ صدر گلی اندرون رانا ہسپتال سے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے بیت الذکر اوکاڑہ شہر میں مورخہ 9۔ اپریل 2004ء کو بعد نماز نماز جمعہ پڑھا اور اسی دن بعد نماز عصر رخصتی عمل میں آئی اور دعا رخصتانہ بھی شیخ مبارک احمد صاحب نے کرائی۔ دونوں بچیاں مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف زیرہ ضلع فیروز پور کی نسل میں سے ہیں۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

انگلش لینگویج کورس دورانیہ 3 ماہ IELTS.TOEFL
MACLS کالج روڈ ربوہ فون نمبر: 212088

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تکالیف
تیزابیت، جلن، درد السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کے لئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل دوا ہے۔
پیکنگ 20ML	ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)	ٹنی بر Q
رعایتی قیمت	100/-	50/-
نوٹ۔ اصل "ٹنی بر" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

نثار احمد مغل
پاکستان کوالٹی اینڈ پرسیئن انجینئرنگ ورکس
گلی نمبر 25، مکان نمبر 8، دوکان نمبر 3
بالمقابل مین گیٹ میاں میر 17۔ افتخاری روڈ، دھرم پورہ، لاہور
موبائل: 0320-4820729

بقیہ صفحہ 2

ساتھ ہوئی اور سبھی کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کی مجلس عاملہ کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ ہوئی۔ حضور انور نے لجنہ کی عہدیداران کو تفصیلی ہدایات دیں۔ اور مختلف معاملات میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

بارہ بج کر بیس منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ نائیجیریا کی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے تمام سیکرٹریان سے تعارف حاصل کیا۔ اور ہر سیکرٹری سے اس کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ بعد میں حضور انور نے کے ساتھ تمام ممبران کی تصویر ہوئی۔ حضور انور نے تمام ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

ایک بج کر پانچ منٹ پر بعد دوپہر اوجوکورو سے اپاپا ہسپتال کے لئے روانگی ہوئی۔ وہاں پر قافلہ پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکل کے اسکواڈ کے ساتھ ایک بج کر پچیس منٹ پر پہنچا۔ یہاں پر ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اپاپا اور ہسپتال کے سٹاف اور احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی دو بیٹیوں عزیزہ درعدن اور عزیزہ قرۃ العین قدسیہ نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

حضور انور نے احمدیہ ہسپتال کے نئے ونگ کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد عملہ کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا اور بعد میں ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ جس میں Scaning روم۔ لیبارٹری، ایکسرے روم، لیبر روم، پرائیویٹ رومز، میڈیکل سٹور، ECG روم۔ آپریشن تھیٹر اور آفسز شامل ہیں۔ یہ خوبصورت ہسپتال لیگوس شہر کے کمرشل علاقہ اپاپا میں واقع ہے۔ ہسپتال 5 منزلہ ہے۔ تین منازل مکمل ہو چکی ہیں۔ اوپر والی دو منازل پر کام جاری ہے۔ حضور انور نے ہسپتال کا ماڈل بھی ملاحظہ فرمایا۔ اور ریمارکس بک پر حضور انور نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں تحریر فرمایا

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب، ان کے ساتھیوں اور سٹاف ممبرز کو ہر ممکن طریق پر انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاہم میں ہسپتال کی کارکردگی سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر صاحب نے اپنے گھر میں حضور انور اور قافلہ کے ممبران اور مہمانوں کیلئے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ کھانے کے بعد تین بج کر تیس منٹ بعد دوپہر اپاپا ہسپتال سے اوجوکورو کے لئے روانگی ہوئی اور سوا چار بجے واپس پہنچے۔ الحمدللہ

پانچ بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ بیت الذکر اوجوکورو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے رقیم پریس کا معائنہ فرمایا۔ کمپیوٹر سیکشن ڈارک روم مشینوں کے فنکشن دیکھے اور ہدایات سے نوازا اور بعض کتب کے نمونے دیکھے جو اس پریس میں طبع ہوئی ہیں۔ آخر پر پریس کے کارکنان کا حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔

پانچ بج کر پچپن منٹ پر احمدیہ بیت اوجوکورو میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائیجیریا کی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے سیکرٹریان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا اور ہر سیکرٹری کی فرداً فرداً رہنمائی فرمائی۔ میٹنگ کے اختتام پر حضور انور نے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کو شرف مصافحہ بخشا اس موقعہ پر تصاویر بھی کھینچی گئیں۔

دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیت کے احاطہ میں عشائیہ کا انتظام تھا۔ جس میں مربیان کرام نیشنل ممبران مجلس عاملہ ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور دیگر جماعتی ممبران اور بعض مہمانان کرام شامل ہوئے۔ لیگوس میں ایرانی ایمبیسی کے کمرشل اتاشی بھی شامل ہوئے۔ عشائیہ میں ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور اس کے بعد رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 4 مئی 2004ء صبح نو بجے مجلس ناصرات ربوہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم میر ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نائب صدر اول مجلس ناصرات ربوہ، مکرم میر ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد مربی سلسلہ و جنرل سیکرٹری اور مکرم پروفیسر خلیل احمد صاحب صدر مجلس ناصرات نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔ جس کے بعد مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری عطاء اللہ بھلی صاحب صدر محلہ نصیر آباد حلقہ غالب اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب پنشنر وقف جدید کی دونوں آنکھوں میں اچانک بینائی ختم ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی بینائی عود کر آئے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 13 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:38
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:54
غروب آفتاب	6:59
وقت عشاء	8:32

فضل عمر ہسپتال پتھالوجی لیبارٹری میں

مندرجہ ذیل ٹیسٹوں کی سہولت موجود ہے

☆ خون کا معائنہ بذریعہ آٹو اینالائزر (20 پیرامیٹرز)
☆ جگر، گردہ اور دل کے ٹیسٹ
☆ خون میں چکنائی کی مقدار کے ٹیسٹ (Lipid Profile)
☆ تھائیرائیڈ غدود کے ٹیسٹ (T3,T4,TSH)
☆ ہیپاٹائٹس اور ایڈز کے ٹیسٹ
☆ شوگر کا روٹین اور جدید ٹیسٹ (HBAIC)
☆ کیمسٹری کے تمام روٹین ٹیسٹ
☆ خون کی مار فالوجی برائے انیمیا کینسر (Blood Film)
☆ ہڈیوں کے گودے کا ٹیسٹ (Bone Marrow)
☆ کلچر کے ٹیسٹ (Culture & Sensitivity)
☆ مائیکروبیالوجی کے روٹین ٹیسٹ
☆ ٹی۔ بی کے مختلف ٹیسٹ
☆ معدے کے السر کا ٹیسٹ (H.Pylori)
☆ پراسٹیٹ کے ٹیسٹ (PSA Level)
☆ ہیپاٹائٹس B اینٹی باڈی ٹیسٹ (HBsAb)
☆ خون کے دیگر روٹین ٹیسٹ مثلاً بلڈ گروپ، ہیموگلوبن، یورن، سٹول، سپوٹم کے روٹین ٹیسٹ۔
☆ مزید معلومات کیلئے لیبارٹری انچارج سے رابطہ فرمائیں۔

رابطہ کیلئے: فون نمبر 04524-213970,
211373,211659-109
www.foh-rabwah.org
email:info@foh-rabwah.org

شادابی
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
لکی میڈیکل سٹور بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
ریسنٹ اے کار فون رہائش: 212711 فون وفیکس: 211956

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر: 214209
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن

We offer services for admissions Study Abroad & Immigration to Canada
Contacts
Head office:
Mr. Kashif Ahmad Aziz
14/22E Saeed Plaza Jinnah Avenue Blue Area Islamabad.
Ph:051-2821750
Mobile:0300-5154432
Branch Office:
Mr. Jamal Ahson
6/13 Yadgar Road Dar ul Sadar Janoobi Rabwah Ph:04524-211211
Mobile:0320-4890196
Sabina Travels Consultant

سی پی ایل نمبر 29

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
﴿معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز﴾
الکریم جیولرز
بازار فیصل۔ کریم آباد چورنگی۔ کراچی فون نمبر 6330334-6325511
پروپرائٹر: میاں عبدالکریم غیور شاہ کوٹی